

23269-شوت کے ساتھ چھونے سے رجوع نہیں ہوتا؟

## سوال

دوسرا سے میں اور میرا خاوند ازدواجی زندگی کے مشکل ترین مرحلے سے گزر رہے ہیں، دوبار مشکل بہت بڑھ کر طلاق پر ختم ہوئی۔

پہلی طلاق کے بعد اس نے مجھے واپس اپنی عصمت میں لے لیا، اور دوسری طلاق کے بعد مجھے شوت کے ساتھ چھووالیکن جماع نہیں ہوا، اس کا دعویٰ ہے کہ میں اب تک مظلفہ ہی ہوں۔

خاوند کا کہنا ہے کہ :جب وہ مجھے اپنی عصمت میں واپس لانا چاہے اور رجوع کرنا چاہے تو اس کے لیے جماعت کا ہونا ضروری ہے۔

طلاق کے بعد ایک حیض آچکا ہے، میرا خاوند کہتا ہے کہ باقی دو حیض بچے ہیں پھر میری عدت گزرا جائیگی، کیا اس کی یہ بات صحیح ہے یا کہ جماع کیے بغیر اس صرف مجھے چھونا اور پکڑنا رجوع شمار ہوگا؟

## پسندیدہ جواب

اول:

رجوع کرنا ایسا ہے جو شارع نے عدت کے دوران خاوند کے لیے مقرر کیا ہے، اگر خاوند چاہے تو عدت کے درواں اپنی یوں سے رجوع کر سکتا ہے، اور اگر چاہے تو وہ اسے چھوڑ دے جتی کہ اس کی عدت گزرنے جائے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔ اور ان کے خاوند اس میں انہیں لوٹانے کے پورے خدا رہیں اگر ان کا ارادہ اصلاح کا ہو۔ البقرۃ (228)۔

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مطلقاً عورتوں کے خاوندوں کو عدالت کے اندر اندران سے رجوع کرنے کا زیادہ خداحتر قرار دیا ہے شرط یہ ہے کہ اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں۔

اور رجوعِ دو میں سے ایک چیز کے ساتھ ہو جاتا ہے :

### ہاتھوں کے ساتھ

### ساتھ کے فعل

قول کے ساتھ رجوع اس طرح ہو گا کہ : خاوند کے : میں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا، یا پھر اسے رکھ لیا، یا اسے اپنی عصمت میں واپس لے لیا، یا بیوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہے : میں نے تجھ سے رجوع کر لیا، ما تجھے رکھ لیا، ما تجھے واپس کر لیا۔

فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ مندرجہ بالا الفاظ کے ساتھ رجوع ثابت ہو جائیگا۔

اور الفاظ کے قائم مقام کتابت یعنی لکھائی اور اسی طرح بولنے سے عاجز شخص کا اشارہ بھی یہی معنی دے گا۔

رہا فل کے ساتھ رجوع کرنا تو یہ جماع کے ساتھ ہو گا اور اس میں بھی شرط یہ ہے کہ یہ جماع رجوع کے مقصد ہے ہو۔

شیخ عبد الرحمن السعید رحمہ اللہ کے تکریتی ہیں:

"اگر خاوند نے بیوی کو طلاق رجعی دے دی ہو یا تو اس کی عدت ختم ہو چکی ہو گی تو اس صورت میں اس کے لیے نئے نکاح کے ساتھ ہی حلال ہو گی جس میں پوری شروط نکاح موجود ہوں۔

یا پھر وہ ابھی عدت میں ہی ہو اگر بیوی سے وطئی اور جماع کرنے کا مقصد بیوی سے رجوع ہو تو بیوی سے رجوع ہو جائیگا اور یہ وطئی بھی مباح ہو گی۔

لیکن اگر وہ اس سے رجوع کا ارادہ نہیں رکھتا تو ایک مذہب کے مطابق یہ رجوع ہو جائیگا، لیکن صحیح ہی ہے کہ اس سے رجوع نہیں ہو گا۔

اس بنا پر یہ وطئی حرام ہو گی "انتہی۔

مانوڈا ز: الارشاد الی معرفۃ الاحکام۔

اس لیے صرف خاوند کا آپ کو چھوٹا آپ سے رجوع نہیں کھلا جائیگا۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (11798) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

جمسور علماء کرام جن میں امام بالک امام شافعی اور امام احمد شامل ہیں کا یہ کہنا ہے کہ: صرف شوت کے ساتھ چھوٹے سے رجوع حاصل نہیں ہو جائیگا، لیکن امام بالک رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اگر شوت کے ساتھ چھوٹے سے اس کا مقصد رجوع کرنا ہو تو رجوع کی نیت سے شوت کے ساتھ چھوٹا رجوع کھلا جائیگا، اس لیے جب آپ کا خاوند یہ کہہ رہا ہے کہ اس نے رجوع کی نیت نہیں کی تو پھر اس سے رجوع حاصل نہیں ہوا۔

مزید آپ المعنی (7/404) اور الموسوعۃ الفقہیۃ (13/187) میں دیکھیں۔

دوم:

طلاق رجعی والی عورت جنہیں حیض آتا ہے کی عدت تین حیض ہے، اور جیسا کہ آپ کے خاوند کا کہنا ہے آپ کے لیے دو حیض عدت باقی رہی ہے، اگر تو اس دوران خاوند نے آپ سے رجوع کر لیا تو یہ طلاق تعداد میں شمار کی جائیگی۔

اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اس پر گواہ بنالے، اور ہو سکتا ہے اس کے لیے ایک طلاق باقی پچی ہو، اور اگر وہ عدت کے دوران آپ سے رجوع نہیں کرتا تو آپ اس سے بائن ہو جائیں گی اور خاوند کے لیے آپ حلال نہیں ہو سکتی الایہ کہ نیا مرد اور نیا نکاح پوری شروط کے ساتھ کیا جائے، اور یہ نکاح آپ اور آپ کے ولی کی موافقت و مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

واللہ اعلم۔